



## سوال

(113) شادی سے قبل زنا کے مرتکب افراد کا نکاح

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ عرصہ قبل کسی آدمی کی منگنی ہوئی پھر نکاح ہو گیا۔ اب جبکہ نکاح کو دو سال ہو چکے سائل کے بتانے پر پتہ چلا ہے کہ نکاح سے قبل اس کے لڑکی سے مراسم تھے جس سے وہ گناہ کے مرتکب ہو گئے اور نکاح سے قبل لڑکی حاملہ ہو گئی جس سے ان کا نکاح فاسد ہے لڑکا اور لڑکی دونوں صاحب علم ہیں اور اپنے اس فعل سے انتہائی شرمندہ ہیں، حمل بھی ضائع کروا کر خدا کے مجرم بنے اور دو سال گزر جانے کے بعد بقول ان کے انہوں نے خوف خدا کے تحت جماع نہیں کیا، پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ کیا ان کا نکاح دوبارہ ہو سکتا ہے؟ جبکہ ایک صاحب نے ان کو کہا ہے کہ آپ نے نکاح سے قبل جماع کیا ہے آپ زنا کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لہذا جب تک آپ پر شرعی حد نہ لگے آپ کا نکاح دوبارہ نہیں ہو سکتا۔ انتہائی پریشان کن مراحل کا سامنا ہے کہ دو سال سے ایک گھر میں زندگی گزار رہے ہیں یہ بات بھی پردہ میں ہے گھر والے بھی پریشان ہیں کہ دو سال تک ناامیدی کیوں ہے۔ لہذا آپ سے التماس ہے کہ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا بہترین حل نکال کر بتائیں کہ کیا واقعی ان کا نکاح دوبارہ ہو سکتا اور کیا لازمی ان پر حد آتی ہے؟ جواب دے کر پریشانی کا ازالہ کیجئے اور شکر یہ کا موقع دیجئے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ زنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے کسی انسان سے اگر یہ گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اس پر شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لیتا ہے تو قرآن میں اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلِجْ أَتَمًّا ۖ ۶۸ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ لِمَا كَانَ يَفْعَلُ فِيهِ مُنْمَاتًا ۖ ۶۹ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ ۷۰... الفرقان

''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ ہی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کے قتل سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرتا ہے وہ اپنے کئے کی سزا بھگتے گا۔ قیامت کے دن اس کے لئے عذاب دوگنا کیا جائے گا اور وہ اس میں ذلیل ہو کر رہے گا مگر جن لوگوں نے ایسے گناہوں سے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے''۔ (الفرقان: ۶۸-۷۰)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ آدمی اگر زنا سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور جب اس نے توبہ کر لی اور اس کا معاملہ حاکم تک نہ پہنچا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا تو پھر اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے دنیا میں اس پر حد لازم نہیں ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث ہے عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ نبی کریم



صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے بعض محرمات سے اجتناب کرنے کی بیعت لی۔ ان میں ایک زنا بھی تھا۔ آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ومن في معكم فاجره على الله ومن اصاب منها شيئا فستره الله فوالى الله ان شاء الله عزه زان شاء غفر له ))

"جس نے بیعت پوری کی اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو ان میں سے کسی چیز میں مبتلا ہو گیا اور اسے اس کی سزا دی گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور اگر وہ کسی گناہ کو پہنچا تو اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا پس وہ اللہ کی طرف ہے۔ اگر چاہے اسے عذاب دے دے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے" (بخاری مع الفتح ۱۲/۴۵، ۲۶۰/۴ یہ حدیث ترمذی، نسائی اور دارمی میں بھی موجود ہے)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر آدمی سے زنا وغیرہ سرزد ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اس کے اقرار اور اصرار کے بغیر دنیا میں اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ اس سے بڑھ کر اگر کسی کو کسی دوسرے مسلمان کے بارے میں کوئی ایسی چیز معلوم ہوتی ہے جس سے اس پر حد لازم آتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آپس میں معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا:

((وتأفوا بحدودنا معكم فما بلغت من حدده وجب))

"آپس میں حدود معاف کرو جو مجھ تک پہنچ گئی وہ واجب ہو گئی" (صحیح سنن ابی داؤد البانی ج ۳۳، ص ۸۲۸، صحیح سنن نسائی ج ۳، ص ۸۷۸)

اس کا مضموم یہ ہے کہ اگرچہ امام، حاکم یا قاضی تک نہیں تو واجب نہیں ہوئی اس لئے صورت مسئولہ میں شرعی حد سائل پر واجب نہیں ہے جب تک وہ حاکم تک نہیں پہنچتی اس کا معاملہ اس کے ساتھ ہے اور زانی کا حد لگنے کے بغیر زانیہ سے نکاح ہو سکتا ہے جب دونوں توبہ صادقہ کر لیں۔ تفسیر ابن کثیر میں عبد اللہ بن عباس سے صحیح سند سے مروی ہے۔ کسی نے پلچھا:

((ابن کنت الم یأمر آتی منما حرم الله عز وجل علی فریق الله من ذلک توبه فادرت ان تزوجا فقال الناس ان الزانی لا یصح الا زانیة او مشرکہ فقال ابن عباس یس بذانی بذانی یحمانا کان بتانی بتانی من اثم علی )) (تفسیر ابن کثیر عربی، ج 3، ص 264)

"ابن عباس سے کسی نے پلچھا میں ایک عورت سے حرام کا ارتکاب کرتا رہا ہوں مجھے اللہ نے اس فعل سے توبہ کی توفیق دی۔ میں نے توبہ کر لی میں نے اس عورت سے شادی کا ارادہ کر لیا تو لوگوں نے کہا زانی مرد صرف زانیہ عورت اور مشرکہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ ابن عباس نے کہا یہ اس بارے میں نہیں ہے تو اس سے نکاح کر لے اگر اس کا گناہ ہوا تو وہ مجھ پر ہے۔" (تفسیر ابن کثیر عربی، ج ۳، ص ۲۲۳)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرد اور عورت جنہوں نے بدکاری کا فعل کیا ہے اگر توبہ کر لیتے ہیں تو بغیر شرعی حد کے ان کا نکاح ہو سکتا ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نہیں کہا کہ پہلے حد لگواؤ پھر نکاح کرو۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ حم کے وقت جو ان دونوں کا نکاح ہوا تو اوہ نکاح صحیح نہیں ہو گا کیونکہ اس نے عدت میں نکاح کیا اور عدت میں نکاح صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَأُولَاتِ الْأَمْثَالِ أُولَئِكَ لَمْ يَصْفَحْنَ عَنْهُمْ وَأُولَئِكَ... الطلاق

"حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے" (الطلاق)

دوسری جگہ فرمایا:

وَأُولَاتِ الْأَمْثَالِ أُولَئِكَ لَمْ يَصْفَحْنَ عَنْهُمْ وَأُولَئِكَ... البقرة



"اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک عدت ختم نہیں ہو جاتی۔" (بقرہ: ۲۳۵)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ

"قد أجمع العلماء على أنه لا يباح العتق في مدة العدة"

"کہ اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ عدت کے اندر نکاح صحیح نہیں ہے"

اس لئے سائل نکاح جدید کروائے۔ کوئی حرج نہیں یہ نکاح ہو جائے گا۔ جیسا کہ دلائل سے واضح ہو چکا ہے۔

حداماً عنہمی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ